

سوال - ہاؤس معاشرے کے بعض طلبتوں میں دفتر فروشی کا مکروہ دلچ پایا جاتا ہے۔ اس کے السداد کے پیکاپ کے نزدیک کس قسم کا اقدام مناسب ہوگا تاکہ والدین یا ولی لڑکی کو نکاح میں دیتے ہوئے تعین حصول نہ کر سکیں؟

جواب - یہ ایک نہایت مکروہ رسم ہے۔ اسے قانوناً جرم ٹھیرا دینا چاہیے اور اُن لوگوں کے لیے قید یا جرمانے کی سزا تجویز کرنی چاہیے جو لڑکیوں کو اس طرح فر دخت کرتے ہیں۔

سوال - کیا آپ کے نزدیک یہ مناسب ہوگا کہ ایک معیاری نکاح نامہ مرتب کیا جائے اور نکاح کے تمام اندراجات اس کے مطابق ہوں؟

جواب - یہ عین مناسب ہے۔ ماہرین فقہ کے مشورے سے اس طرح کا ایک نکاح نامہ ضرور مرتب ہونا چاہیے، بلکہ اس کے ساتھ ازدواجی قانون کے ضروری احکام بھی منسلک ہونے چاہئیں جن کے نہ جاننے کی وجہ سے لوگ بالعموم غلطیاں کرتے ہیں۔

طلاق

سوال - اگر کوئی شوہر بیک وقت تین طلاقیں دے کر کیا آپ کے نزدیک اسے قطعی طلاق مغلطہ شمار کیا جائے یا تین طہروں میں تین طلاقیں کے اعلان کے بغیر عیدیا کہ قرآن میں ہدایت کی گئی ہے یہ مغلطہ شمار نہ ہو؟

جواب - ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کا مسلک یہ ہے کہ تین طلاق اگر بیک وقت دیئے جائیں تو وہ تین ہی طلاق شمار ہونگے، اور میرے نزدیک یہی صحیح تر بات ہے، اس لیے میں یہ مشورہ نہیں دے سکتا کہ اس قاعدہ میں کوئی تغیر کیا جائے لیکن یہ امر مسلم ہے کہ ایسا کرنا گناہ ہے کیونکہ یہ اس صحیح طریقے کے خلاف ہے جو السداد اس کے رسول نے طلاق دینے کے لیے سکھایا ہے۔ اس لیے اس غلط طریقے کی روک تھام ضرور ہونی چاہیے میری رائے میں اس غرض کے لیے حسب ذیل تدابیر مناسب ہونگی :-

الف - مسلمانوں کو عام طور پر طلاق کے صحیح طریقے سے واقف کرایا جائے، اس کی حکمتیں اور اس کے فوائد سمجھائے جائیں، اس کے متابع میں اللہ تعالیٰ کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے، نیز یہ بھی بتایا جائے کہ اس غلط طریقے سے طلاق دینے والا گناہ کار ہوگا۔ یہ چیز تعلیم کے نصاب میں بھی شامل ہونی چاہیے اور ریڈیو اور پریس

کے ذریعہ سے بھی نشر ہونی چاہیے، اور نکاح ناموں کے ساتھ جو احکام منسلک ہوں ان میں بھی اسے درج ہونا چاہیے۔
ب۔ دستاویز نویسوں کو حکماً تین طلاق کی دستاویز لکھنے سے منع کر دیا جائے، اور خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے جرمانہ مقرر کر دیا جائے۔

ج۔ ایک وقت تین طلاق دینے والوں کے لیے بھی منوائے جرمانہ مقرر کر دی جائے۔ اس کے لیے ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عمل کی نظیر موجود ہے۔ ان کا طریقہ یہ تھا کہ جب کبھی مجلس واحد میں تین طلاق دینے کا مقدمہ ان کے سامنے پیش ہوتا وہ طلاق کو نافذ کرنے کے ساتھ طلاق دینے والے کو منرا بھی دیتے تھے۔
سوال۔ کیا طلاقوں کا رجسٹری کرنا لازمی قرار دیا جائے؟

جواب۔ طلاقوں کی رجسٹری کا انتظام تو ضرور ہونا چاہیے مگر وہ صرف اختیاری ہونی چاہیے۔ لازم قرار دینے میں متعدد تباہیاں ہیں۔ عدالتوں میں ہر اس طلاق کو تسلیم کیا جاتا چاہیے جس کی شہادت سبب ہم پہنچے، یا طلاق دینے والا جس کا اقرار کرے قطع نظر اس سے کہ وہ رجسٹری شدہ ہو یا نہیں۔

سوال۔ اگر طلاق کی رجسٹری نہ ہو تو آپ کے نزدیک اس کی کیا منرا ہونی چاہیے؟

جواب۔ رجسٹری نہ کرانے کے لیے کسی منرا کی حاجت نہیں۔

سوال۔ کیا مختلف علاقوں کے لیے مصالحتی مجالس مقرر کی جائیں اور کسی طلاق کو اس وقت تک صحیح تسلیم نہ کیا جائے جب تک کہ فریقین ان مجالس کی طرف رجوع نہ کر چکے ہوں جن میں زوجین کے خاندانوں کی طرف سے بھی ایک ایک حکم شامل ہو؟

جواب۔ اس طرح کی مصالحتی مجالس تو ضرور قائم ہونی چاہئیں، اور عدالتوں کے لیے بھی یہ قاعدہ مقرر کرنا چاہیے کہ وہ ازود واجبی نزاعات کا فیصلہ کرنے سے پہلے قرآن مجید کے مقرر کردہ طریقہ حکیم پر عمل کریں، لیکن یہ بات صحیح نہیں ہے کہ جس طلاق کا معاملہ مصالحتی مجالس یا خاندانی حکموں کے سامنے نہ گیا ہو اس کو سرے سے تسلیم ہی نہ کیا جائے۔ شریعت کی رو سے ہر وہ طلاق واقع ہو جاتی ہے جس میں طلاق کے ارکان و شروط پائے جائیں اس کے وقوع کی شرائط میں شرعاً یہ چیز شامل نہیں ہے کہ آدمی کسی حکم یا مصالحتی مجلس سے رجوع کرے۔ اب اگر ایسی طلاق کو جو شرعاً واقع ہو چکی ہو، عدالتیں تسلیم نہ کریں تو لوگ سخت پیچیدگی میں پڑ جائیں گے اور یہ قاعدہ اسلامی

شرعیات سے متناقض ہو جائے گا۔

سوال۔ کیا ازدواجی و عائلی عدالت کو مطلقہ کے مطالبے پر یہ اختیار ہونا چاہیے کہ وہ مطلقہ کو

تاہین حیات یا تا عقد ثانی نفقہ دلوائے؟

جواب۔ یہ بات شریعت کے خلاف بھی ہوگی اور انصاف کے خلاف بھی۔ قرآن اور حدیث میں وہ صورتیں معین کر دی گئی ہیں جن میں ایک مطلقہ عورت طلاق دینے والے شوہر سے نفقہ پانے کی حق دار ہوتی ہے، اور یہ بھی طے کر دیا گیا ہے کہ ان مختلف صورتوں میں وہ کتنی مدت کے لیے حق دار رہتی ہے۔ تاہین حیات یا تا عقد ثانی نفقہ پانے کا استحقاق اس شرعی ضابطے کے خلاف ہوگا۔ اور عقل بھی یہ نہیں مانتی کہ ایک شخص جو ایک عورت کو طلاق دے چکا ہے اور جو اس سے اب کسی قسم کا فائدہ اٹھانے کا حق دار نہیں ہے، مدت العمر یا تا عقد ثانی اس کے مصارف کا بار اٹھانے پر مجبور کیا جائے۔ یہ چیز خود بخود غور توں کی اخلاقی پوزیشن کو بھی گرا دینے والی ہے نہیں سمجھنا کہ کوئی خود دار اور شریف عورت یہ بات کبھی گوارا کر سکتی ہے کہ وہ ایک غیر شخص سے جس کی بیوی وہ نہیں ہے، اپنے مصارف کی کفالت کرے۔ ایسا ضابطہ اپنے قوانین میں درج کر کے ہم اپنے معاشرے کے طبقہ انات کی عزت پر بری طرح حرف لائیں گے، اور اس کا فائدہ صرف وہ چند عورتیں ہی اٹھائیں گی جو اپنے اخلاقی وقار کی بہ نسبت مال کو زیادہ اہمیت دینے والی ہوں۔

عورت کی طرف سے مطالبہ طلاق

سوال۔ کیا آپ ڈیسلویشن آف میرج ایکٹ ۱۹۳۹ء (انفساخ نکاح سبین ۱۹۳۹ء) کی تمام دفعات

کو جامع اور تشفی بخش سمجھتے ہیں یا آپ کے نزدیک اس میں اضانہ و ترمیم ہونی چاہئے؟

جواب۔ مذکورہ ایکٹ میرے سامنے نہیں ہے اس لیے میں اس پر کوئی اظہار رائے نہیں کر سکتا۔ اچھا ہوتا کہ اس سوال نامے کے ساتھ اس ایکٹ کی نقل بھی شامل ہوتی۔

سوال۔ کیا آپ کے نزدیک یہ مناسب ہوگا کہ خلع کے متعلق مجلس آئین ساز واضح اور غیر مبہم

تانون وضع کرے؟

جواب۔ مناسب یہ ہوگا کہ صرف خلع ہی کے متعلق نہیں بلکہ تمام ازدواجی معاملات کے متعلق اسلامی